نجم سیٹھی کو یہ بھی پریشانی ہے کہ اسلام کی تعبیر میں جماعت اسلامی، جمعیت علماء اسلام اور سپاہ صحابہؓ میں کس کی اجارہ داری ہوگی؟ مگر وہ اس حقیقت سے جان بوجھ کر لوگوں کی توجہ ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اسلام کی دستوری تعبیر اور قانون سازی کے حوالہ سے نہ صرف ان مذکورہ جماعتوں میں بلکہ پاکستان کے کم و بیش سبھی دینی حلقوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور وہ اپنے اتفاق رائے کا اظہار علماء کے ۲۲ دستوری نکات، ۱۹۷۳ء کے دستور، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلوں کی صورت میں کئی بار کر چکے ہیں۔

یہاں نجم سیٹھی کے خطاب کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنا مقصود نہیں بلکہ صرف اس انداز کی طرف توجہ دلانا مطلوب ہے جو انہوں نے بھارت کی سرزمین پر کھڑے ہو کر پاکستان کے داخلی حالات پر گفتگو کرتے ہوئے اختیار کیا ہے اور اس کا مقصد واضح کرنے میں بھی کسی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہیں کیا۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ

"اگر بھارت کے عقبی صحن میں غیر مستحکم اور ناراض ہمسایہ موجود ہوگا تو وہ کبھی اپنا عظیم طاقت بننے کا خواب پورا نہیں کر سکے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر بھارت کا خواب فوجی وسعت کی حکمت عملی پر قائم ہے تو پاکستان کی جوابی اسلحہ سازی یہ خواب کبھی پورا نہیں ہونے دے گی۔ لہٰذا آنے والے سالوں میں بھارت اگر اپنی شناخت ایک عظیم طاقت کے طور پر کرانا چاہتا ہے تو اس کی بنیاد بھارت کی فوجی طاقت نہیں ہوگی بلکہ یہ حقیقت ہوگی کہ پاکستان سمیت جنوبی ایشیاء کے ممالک معاشی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ کس قدر پیوست ہیں۔"

ہمارے خیال میں اس کے بعد نجم سیٹھی کے خطاب کے کسی اور حصے پر گفتگو کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی کیونکہ جب گفتگو کا ایجنڈا ہی بھارت کی عظمت کا اعتراف اور اسے عظیم طاقت کے روپ میں پیش کرنا ہے تو پھر اس مقصد کے لیے وہی باتیں کہی جا سکتی ہیں جو نجم سیٹھی نے کہی ہیں اس کے سوا اور وہ کہہ بھی کیا سکتے تھے؟

مفتی اعظم سعودی عرب الشیخ عبد العزیز بن بازؒ

عالم اسلام کی ممتاز علمی شخصیت اور سعودی عرب کے مفتی اعظم الشیخ عبد العزیز بن بازؒ گزشتہ ہفتے دارفانی سے رحلت کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ان کا شمار اپنے وقت کے بڑے علماء میں ہوتا تھا اور سعودی عرب کے مفتی اعظم کی حیثیت سے ان کے فتاویٰ کو پورے عالم اسلام میں وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ نابینا تھے مگر اس کے باوجود مسائل اور ان سے متعلقہ جزئیات پر ان کا استحضار لائق رشک تھا۔ سلفی مسلک سے تعلق رکھتے تھے اور اس حوالہ سے ان کی بعض آراء اور فتاویٰ سے اہل علم کو اختلاف بھی تھا جیسا کہ اہل علم میں ہمیشہ رہا ہے مگر ان کی نیکی، تدین اور علم دوستی کے سبھی معترف رہے ہیں۔

حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاریؒ

ملک کے معروف عالم دین اور نامور خطیب حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاریؒ گزشتہ روز طویل علالت کے بعد گجرات میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا شمار ملک کے بزرگ علماء میں ہوتا تھا اور انہوں نے ساری زندگی توحید و سنت کے پرچار کے لیے مسلسل محنت کی۔ بعض مسائل پر وہ رائے کا تفرد بھی رکھتے تھے جس پر ملک کے جمہور علماء اہل سنت کو ان سے اتفاق نہیں تھا تاہم ان کی زندگی توحید و سنت اور اپنے مشن کے حوالہ سے مسلسل جدوجہد سے عبارت اور پرانے دور کے وضعدار علماء کا نمونہ تھی۔

الحاج مولانا فاروق احمد آف سکھر

سکھر پاکستان کی معروف روحانی شخصیت حضرت حاجی فاروق احمد گزشتہ روز انتقال کر گئے انا للہ انا الیہ راجعون۔ ان کا روحانی تعلق حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ ارشد حضرت مولانا مسیح اللہ خانؒ سے تھا اور وہ ان کے خلیفہ مجاز تھے پاکستان اور بیرون ملک ہزاروں طالبان راہ خدا نے ان سے فیض حاصل کیا، نیک دل اور خدا ترس بزرگ تھے اور ہمہ وقت مخلوق خدا کی اصلاح کا فکر انہیں دامن گیر رہتا تھا۔

جناب حاجی کرامت اللہؒ

گزشتہ روز اسلام آباد سے مولانا عبد الحمید عباسی نے فون پر اطلاع دی کہ حاجی کرامت اللہ صاحب کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حاجی صاحب ہمارے پرانے اور مہربان دوستوں میں سے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام سے منسلک تھے اور جمعیت کے رضا کار شعبہ "انصار الاسلام" کو ملک گیر سطح پر منظم کرنے میں انہوں نے سرگرم کردار ادا کیا۔ ایک عرصہ تک سالار اعظم رہے جبکہ ان کے فرزند مولانا سعادت اللہ خان نے جہاد افغانستان میں بھرپور حصہ کیا اور ان کا شمار حرکت الجہاد الاسلامی کے مرکزی راہنماؤں میں ہوتا ہے۔ حاجی صاحب ایک عرصہ سے صاحب فراش تھے اور مدینہ منورہ میں قیام پذیر تھے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کی مغفرت فرمائیں، حسنات کو قبولیت سے نوازیں، سیئات سے درگذر کریں اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں۔ آمین یا الٰہ العالمین